السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن کریم کی بہت سی آیات میں سَمَاوَات کالفظ جمع مگر اَرْضٌ کالفظ واحد کے صیغے کے ساتھ استعمال ہوا ہے تو کیا یہ صیغہ واحد کی صورت میں بھی جمع پر دلالت کرتا ہے؟ نیز درج ذیل ارشادِ باری تعالیٰ کی تفسیر کیا ہے؟

مَا أَشْهَدتُّهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنفُسِهِمْ ... ٥١ ... سورة الكهف

''میں نے انہیں آسمانوں وزمین کی پیدائش کے وقت موجود نہیں رکھا تھا اور نہ خود ان کی اپنی پیدائش میں۔''

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سائل نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں {سَمَاوَاتٍ} کالفظ جمع مگر {اَرْضٌ} کالفظ واحد کے صیغہ کے ساتھ استعمال ہوا ہے تو امر واقع اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی سماوات کالفظ جمع کے صیغے کے ساتھ ذکر کرتا ہے اور کبھی اسے صیغہ واحد کے ساتھ بھی ذکر کرتا ہے مثلاً ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ٥ ... سورة آل عمران

''یقیناً اللہ تعالیٰ پر زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔''

اور فرمایا:

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ٤ ... سورة التغابن

''وہ آسمان وزمین کی ہر ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔''

قرآن مجید میں ارض (زمین) کالفظ جمع کی صورت میں استعمال نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ واحد ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے البتہ درج ذیل آیت میں اس کے جمع کی طرف اشارہ ضرور ہے:

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ ... ١٢ ... سورة الطلاق

''اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اسی کے مثل زمینیں بھی۔''

یہاں مِثْلِیَّت صفات اور کیفیت میں تو ہو نہیں سکتی کیونکہ آسمان اور زمین کے درمیان بہت بڑا فرق ہے لہٰذا یہ مِثْلِیَّت صرف عدد میں ہو سکتی ہے، ہمیں سنت سے اس کی وضاحت ملتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

«مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا، طَوَّقَهُ اللهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ» (صحيح البخاری بدء الخلق باب ماجاء فی سبع الارضين حديث 3198 و صحيح مسلم المساقاة باب تحريم الظلم و غصب الارض وغيرها حديث 1610 واللفظ له)

''جو شخص ظلم سے کسی ایک بالشت زمین پر قبضہ کرلے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنائے گا۔''

تو گویا قرآن مجید میں اگرچہ زمین کے لیے مفرد کالفظ استعمال ہوا ہے مگر اس سے مراد جنس زمین ہے، جس کے لیے واحد اور جمع دونوں کے صیغے استعمال ہو سکتے ہیں۔ دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ آیت کریمہ:

مَا أَشْهَدتُّهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنفُسِهِمْ ٥١ ... سورة الكهف

''میں نے انہیں آسمانوں وزمین کی پیدائش کے وقت موجود نہیں رکھا تھا اور نہ خود ان کی اپنی پیدائش میں۔''

کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں بلایا تھا لہٰذا یہ صحیح نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کی جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کسی کو اس کی اپنی پیدائش کے وقت بھی نہیں بلایا تھا، لہٰذا جب وہ اپنی پیدائش کے وقت بھی حاضر نہیں تھا تو وہ غیر اللہ کی عبادت کیونکر کرتا ہے؟ جب تم اپنے بارے میں یا کسی دوسرے کے بارے میں کچھ جانتے ہی نہیں اور نہ تم آسمانوں یا زمین کی کسی چیز کو پیدا ہی کر سکتے ہو، جس طرح کہ ان سب کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ سورۂ طور میں ارشاد ہے:

أَم خُلِقوا مِن غَيرِ شَيءٍ أَم هُمُ الخـٰلِقونَ ﴿٣٥﴾ أَم خَلَقُوا السَّمـٰوٰتِ وَالأَرضَ ۚ بَل لا يوقِنونَ ﴿٣٦﴾ ... سورة الطور

"کیا یہ بغیر کسی (پیدا کرنے والے) کے خود بخود پیدا ہوگئے ہیں؟ یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں؟ (35) کیا انہوں نے ہی آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ بلکہ یہ یقین نہ کرنے والے لوگ ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے ان کے اور آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کا ذکر فرمایا ہے تو معلوم ہوا کہ وہ اللہ وحدہ لا شریک لہ ہی خالق اور صرف اور صرف وہی مستحق عبادت ہے کیونکہ یہ معبودان باطلہ تو خلق میں اللہ تعالیٰ کے شریک نہ تھے بلکہ انہوں نے خلق کا مشاہدہ بھی نہیں کیا، لہٰذا تم انہیں عبادت میں کیونکر شریک ٹھہراتے ہو؟

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص111

محدث فتویٰ